سوال

عرفی شادی کرنے کے بعد بیوی چھوڑ کر فرار ہونا

جواب

الحمد للہ.

اب تک ہم اس طرح کے افسوس ناک واقعات سن رہے ہیں تو کب تک ہماری بیٹیاں اس سے غافل رہینگی کہ اس طرح کہ مجرم قسم کے لوگ کیا چاہتے ہیں ؟

ر آتی ہے کہ میں تو اس پر مکمل بھروسہ رکھتی ہوں، میرا دل اس پر مطمئن ہے، یہ دوسرے نوجوانوں کی طرح نہیں، پھر جب وہ نوجوان جو چاہتا تھا اس پر عمل کر کے اسے چھوڑ کر واپس بھاگ جاتا ہے .

یے دسیوں واقعات وحادثات بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں واقعات ہیں جن میں اس طرح کی افسوسناک اشیاء بار بار ہوتی ہیں اور اب تک ایسا ہی ہوتا چلا آ رہا ہے .

شریعت اسلامیہ کا یہ حکم حکمت والا تھا جب اس نے عورت کو بے پردگی سے منع کرتے ہوئے اپنی زینت وزیبائش غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر کرنے سے منع کیا.

پھر شریعت اسلامیہ کی اس حکم میں بھی بہت بڑی حکمت پائی جاتی تھی کہ اس نے مرد و عورت کو اختلاط سے منع کیا جس میں شر و برائی کے علاوہ کچھ نہیں.

ر شریعت اسلامیہ کا یہ حکم بھی بہت بڑی حکمت رکھتا ہے جب اس نے عورت کو کسی اجنبی مرد سے بغیر کسی ضرورت وسبب کے لک لک کر کلام کرنے سے منع فرمایا ہے .

یعت اسلامیہ اس میں حکیم تھی جب اس نے غلط قسم کے افراد اور دل میں مرض رکھنے والوں کے سامنے راہ بند کر دیا اور عورت کو پردے میں چھپ کر رہنے اور مردوں کے جمع ہونے والی جگھوں سے حتی الامکان دور رہنے کا حکم دیا اور اجنی مرد کے لیے اجنبی عورت کو چھونا حرام قرار دیا اور اسی طرح اس سے

ب حکم عورت کی عفت وعصمت کی حفاظت کے لیے ہیں، اور اسی طرح معاشرہ میں خاندانوں کی فحش اور رذیل کاموں سے حفاظت کے لیے یہ احکام دیے تاکہ معاشرے عفت وعصمت اور شرم وحیاء عام ہو.

سب احکام کی مخالفت کی تو وہ ان بھیڑیوں کا شکار ہو گئیں جو نہ تو اللہ کی حرمت کا خیال کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں ایسے غلط کام کرنے سے دین روکتا ہے اور نہ اخلاق، پھر آخر میں عورت ہی نادم ہوتی ہے ... لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت، وقت گزر جانے کے بعد پچھتانے کا کوئی فائدہ ﷻ

، میں بھی عظیم حکمت تھی جب اس نے عورت کو خود اپنی شادی کرنے سے روکا، بلکہ اس کی شادی کے لیے ولی کی شرط رکھی کہ ولی کے بغیر وہ شادی نہیں کر سکتی کیونکہ اس کا ولی اس کے لیے مناسب خاوند اختیار کرنے میں زیادہ قادر ہے، تاکہ عورت کو دھوکہ نہ ہو، اور مجرم قسم کے لوگ عورت سے نہ کھیل

ولی کے بغیر عورت کی شادی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ نے حکم لگایا کہ یہ شادی باطل ہے، اسی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

ر (1102) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1840) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ر جب اس شادی میں ایک دوسرے کو یہ نصیحت کی گئی ہو کہ اس شادی کو خفیہ رکھنا ہے کسی کو بتانا نہیں اور نہ ہی اس کا اعلان ہوا ہو، تو یہ وہ زنا ہے جس میں کوئی شخص بھی شک وشبہ نہیں رکھتا .

رق پر لکھنا ہی کافی نہیں، کیونکہ اس ورق کی کوئی قدر وقیمت نہیں، اور نہ ہی یہ کسی حرام چیز کو حلال کر سکتا ہے .

ل " عرفی نکاح " کا نام دیتے ہیں اور یہ ولی کے علم اور گواہوں کے بغیر ہوتا ہے، نہ ہی اس کا اعلان ہو تو یہ باطل ہے، اور یہ زنا ہے نکاح نہیں.

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ی اور خفیہ نکاح جسے چھپانے کی وصیت کی جاتی ہے اور اس پر کوئی گواہ بھی نہیں ہوتا، یہ عام علماء کے ہاں باطل ہے، اور زنا کی جنس سے تعلق رکھتا ہے .

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور ان عورتوں کے علاوہ اور عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئیں ہیں کہ اپنے مال کے مہر سے تم ان سے نکاح کرنا چاہو برے کام سے بچنے کے لیے نہ کہ شہوت رانی کے لیے النساء (24).

ی (158/33).

ان کا یہ بھی کہنا ہے :

ولی اور گواہوں کے بغیر نکاح کرے اور وہ شادی کو خفیہ رکھیں، تو علماء کرام کے اتفاق کے مطابق یہ نکاح باطل ہے، بلکہ علماء کے ہاں تو " ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے " اور " جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے

ر یہ دونوں ہی روایت کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں.

ور کسی ایک سلف رحمہ اللہ کا قول ہے کہ :

" دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

حنیفہ اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے، اور امام مالک رحمہ اللہ نکاح کے اعلان کو واجب قرار دیتے ہیں، اور سری اور خفیہ نکاح زانی عورتوں کے نکاح کی طرح ہے " انتہی

ی (103-102/32).

ہ اس بنا پر؛ جو کچھ آپ دونوں کے درمیان ہوا وہ شرعی نکاح نہ تھا، اور نہ ہی آپ اس شخص کی بیوی ہیں.

بر(45513)اور(45663)کے جواب میں گزرچکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

بر(7989)کے جواب میں ولی کے بغیر نکاح باطل ہونے کے دلائل بیان ہوئے ہیں آپ اس کا مطالعہ کریں.

یگے کہ : آپ اللہ تعالی کے ہاں توبہ کریں اور جو کچھ ہوچکا اس پر نادم ہوں، اور آئند آیسا نہ کرنے کا پختہ عزم کریں، اور عمل کی اصلاح اور اللہ کی شریعت پر استقامت کا عزم کریں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے معاصی وگناہ سے توبہ کرنے اور اپنے اعمال کی اصلاح کرنے والے شخص کی توبہ قبول کرنے اور بخشش ک

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

جو کوئی بھی اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرلے تو یقینا اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرتا ہے، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے المآئدۃ(39).

ر ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور یقینا میں بہت بخشنے والا ہوں اس شخص کو جو توبہ کرتا ہے اور ایمان لاتا اور عمل صالحہ کرتا اور پھر راہ راست اختیار کرتا ہے طہ(82).

عالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توبہ کی توفیق نصیب فرمائے اور آپ کی توبہ قبول کرے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

111797